بسم اللہ الرحمن الرحیم

فلکیات کے شرعاً باطل قواعد کی بنیاد پر باطل سے "نصوص "کو مشروط کرکے نیومون تھیوری کے مفروضہ حسابات پر ثبوت ہلال اور موسم کی خرابی پر "جم غفیر" کی شہادت کی شرط لگانا شرعاً باطل ہے

قارئین کرام حضرات وخواتین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

راقم نے شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب حفظہ اللہ (مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی، پاکستان) کو ہماری طرف سے چھ صفحات پر مشتمل ارسال کردہ استفتاء کے شروع صفحہ کی نقل یہ تمہیدی تحریر کے بعد آخری صفحہ پر جو سوالات کئے گئے تھے اس کی نقل ملاحظہ فرمائیں۔

ساتھ ہی جامعہ فاروقیہ کی طرف سے آمدہ جواب بھی ملاحظہ فرمائیں جس میں ہے کہ (۱) "ثبوت ہلال کو فلکیات کے قواعد سے مشروط نہیں کیا جاسکتا بلکہ شرعی شہادت کو قبول کیا جائے گا (۲) اسی طرح فلکیاتی حساب کی نیومون تھیوری کے قواعد کے مطابق جس ۲۹ ویں کی شام چاند رات کی رویت ناممکن ہو اور موسم صاف نہ ہو بلکہ ابر آلود ہو تو اس شام "شرعی شہادت" کو **جم غفیر** کی شہادت سے مشروط نہیں کیا جاسکتا ہے (۳) نیز جن ممالک میں مثلاً مراکش (کا حکومتی اعلان) ساؤتھ افریقہ یا برطانیہ کے بعض علاقوں میں ثبوت ہلال کے لئے میتونی نیومون تھیوری کے قواعد سے مشروط کرکے ہی "شہادت" کو قبول کرتے ہیں یا ثبوت ہلال کا فیصلہ کرتے ہیں ان کے ایسے اعلانات پر رمضان وعیدین وغیرہ کا فیصلہ کرنا یا عمل کرنا کروانا جائز نہیں ہے

۹۲/۳۳۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Central Moon Sighting Comitee of Great Britain

اللجنة المركزية لمراقبة رؤية الهلال بالمملكة المتحدة

(1307AH/1984)

Hizbul Ulama UK

23 Chaucer Road London E7 9LZ email info@hizbululama.org.uk www.hizbululama.org.uk Tel 07866464040

P1/6

استفتاء برائے شرعی نیومون ہلال

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعہ الی یوم الدین

قال اللہ تعالی یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج (البقرہ) وقال النبی ﷺ انا امۃ امیۃ لانکتب ولانحسب الشھر ھکذا وھکذا وھکذا رواہ البخاری وابو داؤد ونسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما (بخاری، مسلم وابوداؤد ونسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما)۔ وعن ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ (ﷺ) لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا شبرا وذراعا بذراع حتی لو دخلوا حجر ضب لاتبعتموھم، قیل یارسول اللہ الیھود والنصاری؟ قال فمن؟ (رواہ البخاری ومسلم) وقال رسول اللہ ﷺ ان الاسلام بدء غریبا وسیعود کما بدء، وبارز بین المسجدین کما تبارز الحیۃ فی جحرھا (بخاری، مسلم اور معمولی لفظی فرق سے کنز العمال، فیض القدیر شرح جامع الصغیر، ترمذی، ابن ماجہ)

سوال: (۱) کیا فلکیاتی مفروضہ حسابات کی تھیوری اور میتونی سائنٹفک حساب کے مفروضہ نیومون اور اس کے مفروضہ امکانِ رویت حسابات کو شرعی ثبوتِ ہلال کے لئے اثباتاً نفیاً **اعانۃ** مشروط کیا جاسکتا ہے؟ (۲) کیا فلکیات سے غیر مشروط مگر شرعاً رویتِ ہلال پر مبنی ۲۹ ویں کی شام تیسویں رات کو چاند کی رویت کی گواہی کو معتبر مانا جائے گا یا اسے مفروضہ نیومون اور اس کے امکانِ رویت مفروضہ قواعد سے رد کردیا جائے گا؟ (۳) چونکہ مقامی طور پر شاذ و نادر ہی رویتِ ہلال ہوتی ہے (جس پر ہمارا چوبیس سالوں سے زیادہ کا رویتِ ہلال رکارڈ بھی موجود ہے، دیکھئے ہماری ویب سائٹ کا ہوم پیج) اس لئے اختلافِ مطالع کے عدم اعتبار کی بنیاد پر فتاوی کے مطابق سعودیہ سے نبوی طریقہ پر مبنی ثبوتِ ہلال کے اعلان کی بنیاد پر مرکزی رویت ہلال کمیٹی کی طرف سے برطانیہ میں شرعی اعلان پر عمل کئے جانے کی سہولت موجود ہے، باوجود اس کے مراکش اور ساؤتھ افریقہ اور کسی جگہ کے چاند کی رویت وثبوت ہلال کا ایسا فیصلہ جو نبوی طریقہ کے خلاف مذکورہ فلکیاتی نیومون اور اس کے امکانِ رویت تھیوری کی بنیاد سے مشروط ہوتا ہے کیا یورپ میں اس پر عمل کرنا شرعاً جائز ہے؟ (۴) جیسے کہ احناف نے حالت صحو میں جم غفیر کی شہادت کے لئے شرعی اجتہاد کیا تھا اسی حوالہ سے کہا جاتا ہے کہ جس ۲۹ ویں کی شام فلکیاتی امکانِ رویت نہ ہو تو اس شام کو اس حساب کی بنیاد پر "شرعی شہادت" کو مردود قرار دیکر جم غفیر کی شہادت سے اسے مشروط قرار دیا جائے گا تو اس جم غفیر کا یہ مبنی فلکی حساب جو یقیناً غیر شرعی و ناجائز ہے تو کیا ایسے ناجائز مبنی اور اس کی اعانت کو منصوص نبوی طریقہ وشہادت کے لئے شرط قرار دیا جاسکتا ہے؟ جبکہ احناف نے جو اجتہاد کیا تھا اس میں فلکیاتی ناجائز حساب ہرگز اس کا مبنی نہیں تھا بلکہ "غیر صحاب کی عدم عدالت" اس کا مبنی تھا جو صحیح ومنصوص جائز مبنیٰ ہی تھا! بینوا وتوجروا فقط والسلام

نوٹ: اس سے قبل کے سوال پر آپ کا جواب ہمیں مل چکا ہے، جزاکم اللہ خیر الجزاء

(مولوی یعقوب احمد مفتاحی)

ناظم حزب العلماء یوکے ومرکزی رویت ہلال کمیٹی برطانیہ

مورخہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۴۳۰ھ، ۶ نومبر ۲۰۰۹ء شب جمعہ

اصل فتویٰ ڈاکٹر
C ۴۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱-شرعی ثبوتِ ہلال کے لیے عملِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عملِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین واجماعِ امت سے جو بات سامنے آتی ہے وہ رؤیت ہلال ہے، نہ کہ فلکیاتی مفروضے وحسابات، اس بات کا ثبوت احادیث رسول، اقوال صحابہ وائمہ مجتہدین سے اظہر من الشمس ہے، اس طریقہ میں ہی نجات ہے اور اسی میں آسانی اور فتنوں وانتشار سے بچاؤ۔

الغرض! شرعی ثبوت ہلال کو فلکیاتی مفروضات وحسابی طریقوں کے ساتھ اثباتاً، نفیاً واعانۃً مشروط نہیں کیا جاسکتا۔

۲،۴-جس ۲۹ ویں تاریخ کو مفروضہ نیومون وحسابی طریقوں کے مطابق رؤیت بالکل ممکن نہ ہو یا رؤیت کا امکان ہو یا رؤیت یقینی ہو اور اس کے برخلاف وہاں رؤیت ہلال کی شرعی شہادت ملتی ہے تو ان امکانات کو یکسر نظر انداز کر دیا جائے گا، اور شرعی شہادت پر عمل کرتے ہوئے ثبوت ہلال کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۳-موسم کی خرابی کی بناء پر اگر مستقل مقامی رؤیت ہلال ناممکن ہو تو ایسی جگہ کے قریب جو اسلامی ملک ہو اور وہاں شرعی طریقے سے رؤیت ہوتی ہو تو وہاں کے اعلان کے مطابق عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ سعودی عرب ہو یا مراکش وغیرہ۔

"عن عبد الله بن عمر رضى الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:
"الشهر تسع وعشرون ليلة، فلا تصوموا حتىٰ تروه، فإن غم عليكم فأكملوا العدة ثلاثين".
(صحيح البخاري، رقم الحديث: ١٩٠٧، ص: ٣٠٧، دار السلام).
(وصحيح مسلم، رقم الحديث: ٢٥٠٣، ص: ٤٤٠، دار السلام)

"لما كان وقت الصوم مضبوطاً بالشهر القمرى باعتبار الاشتباه أن يرجع إلى هذا الأصل، وأيضاً مبنى الشرائع على الأمور الظاهرة عند أمّيّين دون التعمق والمحاسبات النجومية، بل الشريعة واردة بإخمال ذكرها وهو قوله صلى الله عليه وسلم: "إنا أمة أمية، لانكتب ولانحسب".
(حجة الله البالغة، أحكام الصوم، الصوم عند رؤية الهلال: ١٣٣/٢، قديمى)

وقال ابن بطال وغيره: "أمم لم نكلف فى تعريف مواقيت صومنا ولاعبادتنا ما نحتاج فيه إلى معرفة حسابة ولا كتابة إنما ربطت عبادتنا بأعلام واضحة وأمور ظاهرة يستوى في معرفة ذٰلك الحساب وغيرهم، ثم تمم هذا المعنى بإشارته بيده ولم يتلفظ بعبارته عنه نزولاًمايفهمه الخرس والعجم".

(عمدة القارى، كتاب الصوم،باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "لا نكتب ولا نحسب"،(رقم الحديث: ١٩١٣): ٤١١/١٠، دارالكتب العلمية)

وهذا الحديث ناسخ لمراعاة النجوم بقوانين التعديل،وإنما المعول على الرؤية فى الأهلة التى جعلها الله مواقيت للناس فى الصيام والحج والعدد والديون،وإنما لنا أن ننظر من علم الحساب ما يكون عيانا أو كالعيان، وأما ما غمض حتى لا يدرك إلا بالظنون وتكييف الهيئات الغائبة عن الأبصار، فقد نهينا عنه، وعن تكلفه،

وعلة ذٰلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما بعث الى الأميين الذين لا يقرؤن الكتاب،ولا يحسبون بالقوانين الغائبة،وإنما يحسبون الموجودات عيانا۔

(شرح صحيح البخارى لإبن بطال، كتاب الصوم،باب قول النبى صلى الله عليه وسلم:"لا نكتب ولا نحسب"،٣٢/٤،مكتبة الرشد)

وقال ابن بزيزة: "وهو مذهب باطل قد نهت الشريعة عن الخوض فى علم النجوم لأنها حدس وتخمين ليس فيها قطع ولا ظن غالب مع أنه لو ارتبط الأمر بها لضاق إذاً لا يعرفها إلا القليل".

(فتح البارى، كتاب الصوم، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "لانكتب ولا نحسب"، رقم الحديث:١٩١٣،١٥٩/٤، قديمى)

"إن العمل على ما يعتاده المنجمون ليس من هدينا وسنتنا، بل علمنا يتعلق برؤية الهلال فإنا نراه مرة تسعاً وعشرين ومرة ثلاثين".

(مرقاة المفاتيح، كتاب الصوم (رقم الحديث:١٩٧١): ٤٦٥/٤، رشيدية)

"(فحيث) علم أنه لا اعتمادعلى ما يقوله علماء النجوم والحساب فى إثبات الشهر لعدم اعتباره فى الشهر المعلق فيه وجوب الصوم، أو الفطر على الرؤية لا على القواعد الفلكية".

(مجموعة رسائل ابن عابدين، الرسالة التاسعة: "تنبيه الغافل والوسنان على أحكام هلال رمضان"، الفصل الثالث، ٢٤٩/١، عثمانية، كوئٹه)

"إن الشارع لم يعتمد الحساب بل ألغاه بالكلية بقوله؛ نحن أمة أمية، لانكتب ولانحسب، الشهر هكذا وهكذا، وقال ابن دقيق العيد: "الحساب لا يجوز الاعتماد عليه في الصلاة". انتهى.

(حاشية ابن عابدين، كتاب الصوم، مطلب ما قاله السبكي من الإعتماد على قول الحساب مردود: ٤٠٩/٣، دار المعرفة، بيروت)

"ذكر في التهذيب في كتاب الصوم: "يجب صوم رمضان برؤية الهلال أو باستكمال شعبان، ولا يجوز تقليد المنجم في حسابه لا في صوم ولا في الإفطار وهل للمنجم أن يعمل بحساب نفسه؟ ففيه وجهان: أحدهما أنه يجوز والثاني لا يجوز".

(التاتر خانية، كتاب الصوم، الفصل الثاني: ٢/ ٢٧٠، قديمي)

"فكذا ينبغي أن يلتمسوا هلال شعبان أيضاً في حق إتمام العدد، وهل يرجع إلى قول أهل الخبرة العدول ممن يعرف علم النجوم، الصحيح أنه لا يقبل".

(الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال: ١٩٧/١، رشيدية)

"ولا عبرة لاختلاف المطالع في ظاهر الرواية، كذا في فتاوى قاضيخان، وعليه فتوى فقيه أبي الليث وبه يفتي شمس الآئمه الحلواني، قال: "لو رأى أهل مغرب هلال رمضان يجب الصوم على أهل المشرق"، كذا في الخلاصة.

(الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال: ١٩٩/١، رشيدية). فقط.

والله سبحانه وتعالى أعلم.

كتبه: محمد راشد ڈسكوى

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية، بكراتشي

١٤٣١/٠١/٢٥ھ

الجواب صحيح

محمد يوسف افغانی

٣١/١/٢٥ھ

الجواب صحيح

والله سبحانه وتعالى أعلم

١٤٣١/١/٢٦ھ

جواب ۹۲/۳۳۴ کے متعلق ذیل کا ای میل خط احباب کو بھیجا گیا تھا اسکا ای میل جواب موصول ہوا ملاحظہ فرمائیں

۲۰۹/۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ

Central Moon Sighting Comitee of G.Britain

Hizbul Ulama Uk / Info@hizbululama.org.uk / www.hizbululama.org.uk

---

محترم المقام حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریتِ طرفین بدرگاہِ ایزدی مطلوب، عرض یہ ہے کہ الحمدللہ ہم نے جو استفتاء آپ کو ارسال کیا تھا آپکی طرف سے اس کا جواب (۹۲/۳۳۴) موصول ہو چکا ہے، جزاکم اللہ فی الدارین، **ہمارا سوال اور آپ کا یہ جواب اس ای میل کے ساتھ بھی ملحق ہے۔**

بعدہ یہ عریضہ آپ کی طرف فتویٰ کے ضمن میں تین باتوں کی وجہ سے روانہ کیا گیا ہے؛

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے اپنے فتویٰ میں ص اول سے ص ۳ کے اخیر تک اپنے حوالہ جات میں عربی عبارات جو نقل فرمائی ہیں ان کا اردو ترجمہ آپ ہی کے قلم سے درکار ہے

(۲) ہم نے جو سوال نمبر ۳ کیا ہے اور جس میں ساؤتھ افریقہ و مراکش کے حوالے دئے گئے ہیں ۔۔۔۔۔۔، اور جس کے جوابی نمبر تین میں آپ نے یہ جو تحریر فرمایا ہے کہ ''**جو اسلامی ممالک ہو اور وہاں شرعی طریقہ سے رویت ہوتی ہو تو**۔۔۔۔الخ، تو اس سے ہمارے سوال ۳ کے مطابق آپ کا مطلب کیا یہی ہے کہ ''**مراکش، جنوبی افریقہ یا کسی بھی جگہ ثبوتِ ہلال کے لئے فلکیات و نیومون تھیوری کے امکانِ رویت سے مشروط ''غیر شرعی طریقہ'' کے بجائے (اس سے غیر مشروط) شرعی طریقے پر عمل کرتے ہوئے وہاں رویت ہوتی ہو**'' تو وہاں کے اعلان کے مطابق عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔۔۔۔

(۳) نمبر دو یہ کہ فتویٰ کے اخیر میں جن مفتیانِ کرام نے دستخط فرمائے ہیں ان ''دستخط کنندگان کے اسماء بھی چاہیئے'' کیونکہ دستخط میں یہ نام پڑھے نہیں جاتے۔ فقط والسلام

یعقوب احمد مفتاحی

(ناظم حزب العلماء یوکے و مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ)

بروز ہفتہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۲ جون ۲۰۱۰م

نوٹ: (۱) چونکہ وقت کم ہے اور رمضان المبارک قریب ہے اس لئے بجائے ڈاک کے انٹرنیٹ مکتوب سے رابطہ کیا جارہا ہے (۲) یہ تکلیف آپ کو اس لئے دیجارہی ہے کہ چونکہ ہمیں آپ کے فتوے کی بھرپور اشاعت کے ساتھ ساتھ اسے ویب سائٹ پر رکھنا ہے نیز اسے کتاب میں بھی شائع کرنا ہے جس پر قارئین کے لئے کوئی تشنگی باقی نہ رہے

(۲) حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں ''مفتاح العلوم جلال آباد اور شیخ مسیح اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس ناچیز تلمیذ (فارغ التحصیل ۱۹۶۴ء کا سلام عرض ہو دعاء کی درخواست

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱)۔سابقہ فتوی میں ذکر کردہ عربی عبارات کے بارے میں حضرات مفتیان کرام کے مشورے میں یہ طے ہوا کہ الگ سے ان کا اردو ترجمہ شائع نہ کیا جائے، اس لئے کہ اہل علم حضرات اس سے مستغنی ہیں اور عامی افراد کے لئے اس کی اس لئے ضرورت نہیں کہ ان تمام عبارات کا خلاصہ ذکر کردہ جوابات میں موجودہ ہے۔

نیز! سابقہ فتوی میں کمپوزنگ وغیرہ کی کچھ اغلاط باقی رہ گئی تھیں ان کی تصحیح کر کے وہ عبارات ذیل میں تحریر کی جارہی ہیں۔

۱۔عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه: أن رسول الله ﷺ قال:"الشهر تسع و عشرون ليلة؛ فلا تصوموا حتى تروه، فإن غم عليكم فأكملوا العدة ثلاثين".

(صحيح البخاري، رقم الحديث، ۱۹۰۷، ص: ۳۰۷، دار السلام)

(صحيح مسلم، رقم الحديث، ۲۵۰۳، ص: ٤٤٠، دار السلام)

۲۔"لمّا كان وقت الصوم مضبوطاً بالشهر القمري باعتبار رؤية الهلال، وهو تارة ثلاثون يوماً، وتارة تسعة و عشرون، وجب في صورة الاشتباه أن يرجع إلى هذا الأصل، وأيضاً مبنى الشرائع على الأمور الظاهرة عند أميّين دون التعمق والمحاسبات النجوميّة، بل الشريعة واردة بإخمال ذكرها وهو قوله ﷺ :"إنا أمة أميّة؛لا نكتب ولا نحسب".

(حجة الله البالغة، أحكام الصوم ، الصوم عند رؤية الهلال: ۱۳۳/۲، قديمي)

۳۔وقال ابن بطال وغيره:"أمم لم نكلف في تعريف مواقيت صومنا ولا عبادتنا ما نحتاج فيه إلى معرفة حسابة ولا كتابة، إنما ربطت عبادتنا بأعلام واضحة وأمور ظاهرة يستوي في معرفة ذلك الحساب وغيرهم، ثم تمم هذا المعنى بإشارته بيده ولم يتلفظ بعبارته عنه نزولاً مايفهمه الخرس والعجم".

(عمدة القاري، كتاب الصوم، باب قول النبي ﷺ:"لا نكتب ولا نحسب"، رقم الحديث: ۱۹۱۳، ۱/ ٤۰۹، دار الكتب العلمية)

٤۔"وهذا الحديث ناسخ لمراعاة النجوم بقوانين التعديل، وإنما المعوّل على الرؤية في الأهلّة الّتي جعلها الله مواقيت للناس في الصيام والحج والعدد والديون، وإنما لنا أن ننظر من علم الحساب ما يكون عياناً أو كالعيان، وأما ما غمض حتى لا يدرك إلا بالظنون و تكييف الهيئات الغائبة عن الأبصار ، فقد نهينا عنه، وعن تكلفه، وعلة ذلك أن رسول الله ﷺ إنما بعث إلى الأميّين الذين لا يقرؤن الكتاب ، ولا يحسبون بالقوانين الغائبة، وإنما يحسبون الموجودات عياناً".

(شرح صحيح البخاري لابن بطال، كتاب الصوم ، ٤/ ۳۲، مكتبة الرشد)

٥۔وقال ابن بزيزة :"وهو مذهب باطل قد نهت الشريعة عن الخوض في علم النجوم؛ لأنها حدس وتخمين، ليس فيها قطع ولا ظن غالب مع أنه لو ارتبط الأمر بها لضاق، إذ لا يعرفها إلاالقليل".

(فتح الباري، كتاب الصوم، رقم الحديث:١٩١٣، ٤/ ١٥٩،قديمي)

٦۔"إن العمل على ما يعتاده المنجمون ، ليس من هدينا و سنتنا، بل علمنا يتعلق برؤية الهلال، فإنا نراه مرة تسعاًو عشرين ومرة ثلاثين".

(مرقاة المفاتيح، كتاب الصوم ،رقم الحديث:١٩٧١، ٤/ ٤٦٥، رشيدية)

٧۔"(فحيث)علم أنه لا اعتماد على ما يقوله علماء النجوم والحساب في إثبات الشهر لعدم اعتباره في الشرع المعلّق فيه وجوب الصوم ، أو الفطر على الرؤية لا على القواعد الفلكية،.....الخ".

(مجموعة رسائل ابن عابدين،الرسالة التاسعة"تنبيه الغافل والوسنان على أحكام هلال رمضان"، الفصل الثالث، ١/ ٢٤٩،عثمانية، كوئٹه)

٨۔إن الشارع لم يعتمد الحساب ، بل ألغاه بالكلية بقوله:"نحن أمة أميّة،لا نكتب ولا نحسب،الشهر هكذا و هكذا"وقال ابن دقيق العيد:"الحساب لا يجوز الاعتماد عليه في الصلاة"،انتهىٰ.

(حاشية ابن عابدين، كتاب الصوم، مطلب"ماقاله السبكي من الاعتماد على قول الحساب مردود": ٣/ ٤٠٩،دار المعرفة)

٩۔ذكر في"التهذيب" في كتاب الصوم:"يجب صوم رمضان برؤية الهلال أو باستكمال شعبان ثلاثين، ولا يجوز تقليد المنجم في حسابه لا في الصوم ولا في الإفطار، وهل للمنجم أن يعمل بحساب نفسه ؟ ففيه وجهان:أحدهما:أنه يجوز والثاني:لا يجوز".

(التاتر خانية، كتاب الصوم ،الفصل الثاني:٢/ ٢٧٠،قديمي)

١٠۔"وكذا ينبغي أن يلتمسوا هلال شعبان أيضاً في حق إتمام العدد، وهل يرجع إلى قول أهل الخبرة العدول ممن يعرف علم النجوم، الصحيح أنه لا يقبل".

(الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال:١/ ١٩٧،رشيدية)

١١۔"ولا عبرة لاختلاف المطالع في ظاهر الرواية؛ كذا في فتاوى قاضي خان، وعليه فتوىٰ الفقيه أبي الليث وبه كان يفتي شمس الأئمة الحلواني، قال:"لو رأىٰ أهل مغرب هلال رمضان يجب الصوم علىٰ أهل مشرق"، كذا في"الخلاصة".

(الفتاوىٰ العالمگيرية، كتاب الصوم ،الباب الثاني في رؤية الهلال :١/ ١٩٩،رشيدية)

(٢)۔۔سابقہ فتوی نمبر:۹۲/۳۳۴ میں سوال نمبر۳ کے جواب میں آپ کا ذکر کردہ تشریحی بیان ہمارے ذکر کردہ جواب کے مطابق ہے،اس صورت میں مکمل جواب یہ ہوگا،

''موسم کی خرابی کی بناء پر اگر مستقل مقامی رؤیتِ ہلال ناممکن ہو تو مراکش، جنوبی افریقہ یا کسی بھی جگہ ثبوتِ ہلال کے لئے فلکیات و نیومون تھیوری کے امکانِ رؤیت سے مشروط ''غیر شرعی طریقہ'' کے بجائے (اس سے غیر مشروط) شرعی طریقے پر عمل کرتے ہوئے جہاں رؤیت ہوتی ہو تو وہاں کے اعلان کے مطابق عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں''۔

(۳)۔۔سابقہ فتوی پر دستخط کرنے والے حضرات مفتیانِ کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱۔رئیس دارالافتاء واستاذِ حدیث، حضرت مولانا مفتی محمد یوسف افشانی صاحب دامت برکاتہم

۲۔رفیق دارالافتاء حضرت مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

(٤)۔۔ آنجناب کا سلام شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا ہے۔

فقط والسلام

محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامی

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

۱۴ / ۷ / ۱۴۳۱ هج